# سورة الانعام

## آيات ٦٨ - ٧٣

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ط
وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَى
الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَلَٰكِن ذِكْرَىٰ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٦٩﴾
وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهِ أَن تُبْسَلَ
نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ صلے ق لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ ج وَإِن تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ
لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ط أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أُبْسِلُوا بِمَا كَسَبُوا ج لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ
أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٧٠﴾ ع قُلْ أَنَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ
عَلَىٰ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ ص لَهُ
أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ط قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ط وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ
لِرَبِّ الْعَالَمِينَ لا ﴿٧١﴾ وَأَنْ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَاتَّقُوهُ ط وَهُوَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٧٢﴾ وَهُوَ
الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ط وَيَوْمَ يَقُولُ كُن فَيَكُونُ ۵ ط قَوْلُهُ الْحَقُّ ط وَ
لَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ ط عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ط وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿٧٣﴾

وَاِذَا رَاَيۡتَ الَّذِيۡنَ يَخُوۡضُوۡنَ فِىۡۤ اٰيٰتِنَا فَاَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ حَتّٰى يَخُوۡضُوۡا فِىۡ حَدِيۡثٍ غَيۡرِهٖ‌ ؕ وَاِمَّا يُنۡسِيَنَّكَ الشَّيۡطٰنُ

وَاِذَا رَاَيۡتَ الَّذِيۡنَ - اور جب کبھی تو دیکھے ان لوگوں کو جو

يَخُوۡضُوۡنَ فِىۡۤ اٰيٰتِنَا - عیب جوئی کرتے ہیں ہماری آیات میں ( خ و ض )

خَاضَ يَخُوضُ ، خَوْضًا۔ مشغول ہونا، نکتہ چینی کرنا، عیب جوئی کرنا | اردو: غور وخوض

فَاَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ - تو کنارہ کش ہو جا اُن سے | أَعْرَضَ يُعْرِضُ، إِعْرَاضًا منہ موڑنا، نظرانداز کرنا

( IV )

حَتّٰى يَخُوۡضُوۡا - یہاں تک کہ وہ مشغول ہو جائیں

فِىۡ حَدِيۡثٍ غَيۡرِهٖ - اس کے علاوہ کسی دوسری بات میں

وَاِمَّا ( اِنْ + مَا ) - اور اگر جو ( یعنی یہ کہ )

نَسِيَ يَنْسَى ، نِسْيَانًا۔ بھلانا

يُنۡسِيَنَّكَ الشَّيۡطٰنُ - بھلا ہی دے تجھ کو شیطان

مضارع کے ساتھ نون مشددہ۔ تاکید کا صیغہ

فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّكۡرٰى مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۶۸﴾ وَ مَا عَلَى الَّذِيۡنَ يَتَّقُوۡنَ مِنۡ حِسَابِهِمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ وَّلٰـكِنۡ ذِكۡرٰى لَعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ ﴿۶۹﴾

فَلَا تَقۡعُدۡ ۔ تو نہ بیٹھو

قَعَدَ يَقْعُدُ ، قُعُودًا ۔ بیٹھا

بَعۡدَ الذِّكۡرٰى ۔ یاد آنے کے بعد

ذکرٰی ۔ ذکر کرنا، نصیت کرنا

مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ۔ ظلم کرنے والی قوم کے ساتھ

وَ مَا عَلَى الَّذِيۡنَ ۔ اور نہیں ہے ان لوگوں پر جو

يَتَّقُوۡنَ مِنۡ حِسَابِهِمۡ ۔ تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کے حساب میں

مِّنۡ شَىۡءٍ ۔ کچھ بھی

وَّلٰـكِنۡ ذِكۡرٰى ۔ اور لیکن (بلکہ) نصیحت کرنا ہے

لَعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ ۔ شائد وہ لوگ تقویٰ اختیار کریں

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِيٓ اٰيٰتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهٖ ۚ وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ
الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ
شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿۶۹﴾

اور اے محمدؐ! جب تم دیکھو کہ لوگ ہماری آیات پر نکتہ چینیاں کر رہے ہیں تو ان کے
پاس سے ہٹ جاؤ یہاں تک کہ وہ اس گفتگو کو چھوڑ کر دوسری باتوں میں لگ جائیں
اور اگر کبھی شیطان تمہیں بھلاوے میں ڈال دے تو جس وقت تمہیں اس غلطی کا
احساس ہو جائے اس کے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو، اُن کے حساب
میں سے کسی چیز کی ذمہ داری پرہیزگار لوگوں پر نہیں ہے، البتہ نصیحت کرنا اُن کا
فرض ہے شاید کہ وہ غلط روی سے بچ جائیں

When you see those who indulge in (blaspheming) Our verses, turn away from them until they become occupied with some other discourse. If Satan should cause you to forget (this instruction), then do not sit with the unjust people after recollection. On their account no responsibility falls on the righteous, but (their duty) is to remind them, that they may (learn to) fear Allah.

محمد اقبال

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

## دین اور دینی شعائر کا مذاق اڑانے والوں کی ہم نشینی کی ممانعت

- اگرچہ یہ خطاب بھی نبی کریم ﷺ کو لیکن آپ کے توسط سے تمام لوگوں کو (جو کہ قرآن کا عام اسلوب)
- اگر کسی مجلس کے شرکاء اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مذاق اڑائیں، بدزبانی کریں، دین، دین کے احکام اور دینی شعائر کو ہدف تنقید بنائیں تو اس وقت اس محفل سے چلے جائیں یہاں تک کہ لوگ کسی دوسری بات میں لگ جائیں
- اور اگر کوئی یہ بات بھول جائے تو جب بھی یاد آئے ایسی گفتگو کا حصہ نہ بنیں اور اٹھ کر چلے جائیں اور یہ اٹھنا متانت کا اٹھنا ہو، قَالُوْا سَلٰمًا والا انداز ہو، وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا والی بات ہو
- اس آیتِ کریمہ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ ان لوگوں کا مقاطعہ کریں، ان سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں اس لیے کہ یہ آپ ﷺ اور بعد ہر مسلمان کے بنیادی وظیفے "دعوت" سے مطابقت نہیں رکھتا
- لوگوں سے مقاطعہ اور کسی قسم کے میل جول سے اعتراض، دعوت کے کام میں روکاٹ کو سبب بنتا ہے جو مسلمان کی زندگی میں کسی بھی مرحلے پر مطلوب نہیں، اس لیے یہاں فرمایا گیا کہ اگر صورتحال ایسی ہو تو اُس وقت وہاں سے اُٹھ جاؤ (لیکن جونہی لوگ دوسری باتوں میں لگ جائیں تو دعوت کا کام جاری رکھیں

وَ مَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ لٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾

## نصیحت و خیر خواہی ہر حال میں مطلوب

- جو لوگ خدا کی نافرمانی سے خود بچ کر کام کرتے ہیں ان پر نافرمانوں کے کسی عمل کی ذمہ داری نہیں ہے
- اسلامی نظام میں متقین اور مشرکین کے درمیان کوئی مشترکہ ذمہ داری نہیں ہے کیونکہ متقین اور مشرکین دو علیحدہ علیحدہ امتیں ہیں۔ اگرچہ رنگ، نسل، وطن اور قوم و حکومت میں وہ ایک ہوں
- اسلامی پیمانے کے مطابق رنگ، نسل اور قوم کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اہل تقوی ایک امت ہیں اور ظالم اور مشرک بالکل ایک دوسری امت ہیں۔ ظالموں کے حساب و کتاب میں سے کسی چیز کی ذمہ داری اہل تقوی پر نہیں ہے
- اُن پر اِن کافروں اور ظالموں سے متعلق جو ذمہ داری ہے وہ صرف اللہ کی دعوت اور اس کے دین کو پہنچا دینے کی ہے، نصیحت کرنے اور حق بات پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے، تاکہ جس طرح وہ خدا سے ڈرنے والے ہیں اسی طرح یہ کفار بھی خدا سے ڈرنے والے بن جائیں
- پھر اگر وہ نہ مانیں اور جھگڑے اور بحث اور حجت بازیوں پر اتر آئیں تو اہل حق کا یہ کام نہیں ہے کہ ان کے ساتھ دماغی کشتیاں لڑنے میں اپنا وقت اور اپنی قوتیں ضائع کرتے پھریں۔

وَ ذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّ لَهْوًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ ذَكِّرْ بِهٖۤ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖۗ

وَ ذَرِ الَّذِيْنَ - اور چھوڑ دے ان لوگوں کو جنھوں نے

وذِرَ يذر ، وَذَرًا - چھوڑنا

اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ - بنایا اپنے دین کو

لعب: ایسا یا شغل جس سے قطعاً کوئی فائدہ نہ ہو

لَعِبًا وَّ لَهْوًا - کھیل اور تماشہ

لھو: کھیل کود تفریح طبع تفریحی، بہلاوا، فضول کام

وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا - اور فریب دیا ان کو دنیوی زندگی نے

غَرَّ يَغُرُّ، غَرًّا وغُرُوْرًا
دھوکہ میں ڈالنا

وَ ذَكِّرْ بِهٖۤ - اور نصیحت کرو اس کے ذریعے

اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ - کہ (کہیں) ہلاکت میں ڈالی جائے کوئی جان

(ب س ل)

أبْسَلَ يُبْسِلُ ، إبسَالاً - روکنا، ہلاکت میں ڈالنا (IV)

بَسَالَة - شجاعت، بہادری

تمغۂ بسالت

بِمَا كَسَبَتْ - بسبب اس کے جو اس نے کمایا

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ

لَيْسَ لَهَا - نہیں ہے اس کے لیے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ - اللہ کے علاوہ

وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ - کوئی کارساز اور نہ ہی کوئی سفارشی

وَاِنْ تَعْدِلْ - اور اگر بدلے میں دے

عَدَلَ يَعْدِلُ ، عَدْلاً - بدلہ میں دینا، عدل کرنا، فدیہ

كُلَّ عَدْلٍ - تمام بدل ( معاوضہ )

لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا - تو نہیں لیا جائے گا اس سے

أَخَذَ يَأْخُذُ ، أَخْذًا - لینا، پکڑنا (IV)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ - یہ لوگ ہیں جن کو

اُبْسِلُوْا - ہلاکت میں ڈالا گیا

لَهُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيۡمٌۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ۝

بِمَا كَسَبُوۡا - بسبب اس کے جو انہوں نے کمایا

لَهُمۡ شَرَابٌ - ان کے لیے پینے کی چیز ہے

مِّنۡ حَمِيۡمٍ - کھولتے (پانی) سے

حَمیم - نہایت گرم، کھولتا ہوا

وَّعَذَابٌ اَلِيۡمٌۢ - اور ایک دردناک عذاب ہے

بِمَا - بسبب اس کے جو

كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ - وہ لوگ کفر کرتے تھے

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا
كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾

چھوڑو اُن لوگوں کو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا رکھا ہے اور جنہیں دنیا کی زندگی فریب میں مبتلا کیے ہوئے ہے ہاں مگر یہ قرآن سنا کر نصیحت اور تنبیہ کرتے رہو کہ کہیں کوئی شخص اپنے کیے کرتوتوں کے وبال میں گرفتار نہ ہو جائے، اور گرفتار بھی اِس حال میں ہو کہ اللہ سے بچانے والا کوئی حامی و مددگار اور کوئی سفارشی اس کے لیے نہ ہو، اور گر وہ ہر ممکن چیز فدیہ میں دے کر چھوٹنا چاہے تو وہ بھی اس سے قبول نہ کی جائے، کیونکہ ایسے لوگ تو خود اپنی کمائی کے نتیجہ میں پکڑے جائیں گے، ان کو تو اپنے انکار حق کے معاوضہ میں کھولتا ہوا پانی پینے کو اور دردناک عذاب بھگتنے کو ملے گا

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ
نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا
يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ
بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾

**Leave alone those who have made a sport and a pastime of their religion and whom the life of the world has beguiled. But continue to admonish them (with the Qur'an) lest a man should be caught for what he has himself earned for there shall neither be any protector nor intercessor apart from Allah; and though he may offer any conceivable ransom it shall not be accepted from him, for such people have been caught for the deeds that they have themselves earned. Boiling water to drink and a painful chastisement to suffer for their unbelief is what awaits them.**

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ

## دنیاوی زندگی کا دھوکہ - ہوشیار باش

- یہ آیت کریمہ گذشتہ آیات کی بحث کی تکمیل کر رہی ہے ( جس میں دین کا مذاق اڑانے والوں کی ہم نشینی سے منع کیا گیا ہے)
- یہاں اس آیت کریمہ میں فرمایا گیا کی جن لوگوں نے دین کو مذاق بنا لیا، لہو لعب کو ہی اپنا دین قرار دے لیا ہے اور دنیاوی زندگی کی عیش و عشرت اور اس کے وسائل نے انھیں مغرور کر دیا ہے، ان کے نزدیک دین بطور نظام زندگی، مقصدِ زندگی اور تہذیبِ زندگی کھیل تماشے کے سوا کچھ نہیں، آپ ان کے جھٹلانے کی پروا نہ کیجیے اور انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیں
- اس دنیا کی محبت اور اس کی رنگینیوں میں مست ہو جانا ہی اصل بیماری ہے جو انسان کو اپنا مقصدِ پیدائش بھلا دیتی ہے، انسان اپنے رب سے، اس کے رسولؐ سے اور اس کے دین سے غافل ہو جاتا ہے
- آپ ﷺ کو ان کے حال پہ چھوڑنے کے حکم کے باوجود، اُن کو دعوت و نصیحت جاری رکھنے کا حکم
- آپ ﷺ کو ہدایت کہ اس مہلک بیماری میں مبتلا لوگوں کو اس قرآنِ مجید کے ذریعے نصیحت کیجئے، اس لیے کہ یہی ہو اکسیر جس سے دلوں پر پڑے قفل واہ ہوں گے اور جہالت، غفلت اور ذہول کے پردے دور ہوں گے — اگر وہ اس کو قبول کر لیں تو ہلاکت سے بچ جائیں گے

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ

- شفاعت کے بارے میں دوٹوک انکار (categorical denial) یہاں دوسری دفعہ آیا ہے، اس سے پہلے آیت ۵۱ میں .. لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ
- اللہ جب ان کو پکڑے گا تو اُس کے سامنے نہ کوئی اُن کا حمایتی اور کارساز ہوگا، نہ کوئی سفارشی ہوگا اور نہ وہاں کوئی معاوضہ قبول کیا جائے گا۔ کسی قسم کی کوئی مدد اور نصرت میسر نہ ہوگی
- اپنے نظریات و اعمال کی پاداش میں ہلاکت اور (جہنم کا) شدید عذاب ان کا مقدر۔ پینے کو کھولتا ہوا پانی

آیت ۷۰

- ← دنیوی زندگی کے فریب و دھوکے اور اس کے پرکشش مرغوبات کے مقابلے میں ہوشیار رہنے کی ضرورت
- ← لوگوں کو قرآن کے ذریعے نصیحت کرنا، پیغمبر ﷺ اور دینی مبلغین کے فرائض میں سے ہے
- ← انسانی اعمال کے نقصان دہ آثار کی طرف متوجہ کرانا، تربیت و تبلیغ کا ایک موثر طریقہ ہے۔
- ← اللہ تعالیٰ کے سوا، انسان کے لیے کوئی بھی حقیقی مددگار اور شفاعت کرنے والا نہیں
- ← دین کو بازیچہ بنانے والوں سے، عذاب سے نجات کے بدلے کسی قسم کا فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا۔
- ← دین کو کھیل و بازیچہ بنانے کا نتیجہ، عذاب میں مبتلا ہونا اور شفاعت سے محرومیت ہے۔

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ

قُلْ اَنَدْعُوْا - کہہ دیں کیا ہم پکاریں

دَعَا يَدْعُو، دُعَاءً و دَعْوَةً - پکارنا ..

اَ - استفہامیہ (استفہام انکاری)

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ - اللہ کے علاوہ

مَا لَا يَنْفَعُنَا - اس کو جو نفع نہیں دیتا ہم کو

نَفَع و ضَرّ - نفع و گھاٹا

وَلَا يَضُرُّنَا - اور نہ ہی تکلیف دیتا ہے ہم کو

وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا - اور (کیا) ہم لوٹا دیئے جائیں اپنی ایڑیوں پر

عَقب - ایڑی
اَعْقَاب (جمع)

بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ - بعد اس کے جب ہدایت دی ہم کو اللہ نے

كَالَّذِى - اس کی طرح جسے

اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ - بے راہ کر دیا شیاطین نے

(ه و ي)

اِستَهوَى يَستَهوِي ، اِستَهْواءً (X)
بے راہ کرنا (رستہ بھلا دینا، بھٹکانا، بہکانا

فِی الۡاَرۡضِ حَیۡرَانَ ۪ لَہٗۤ اَصۡحٰبٌ یَّدۡعُوۡنَہٗۤ اِلَی الۡہُدَی ائۡتِنَا ؕ قُلۡ اِنَّ ہُدَی اللّٰہِ ہُوَ الۡہُدٰی ؕ وَ اُمِرۡنَا لِنُسۡلِمَ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۷۱﴾

فِی الۡاَرۡضِ حَیۡرَانَ - زمین میں حیران ( سرگرداں ) ( ح ي ر )

حَارَ يَحَارُ ، حَيْرَانًا و حَيْرَةً
حیران و سرگرداں ہونا

لَہٗۤ اَصۡحٰبٌ - اس کے ہیں کچھ ساتھی

حیران : سراسیمہ، بھکا ہوا، سرگرداں

اردو میں : حیران، حیرت، تحیّر، محیّر

یَّدۡعُوۡنَہٗۤ - جو پکارتے ہیں اس کو

اِلَی الۡہُدَی ائۡتِنَا - ہدایت کی طرف کہ تو آ ہمارے پاس (اِئْتِ + نا )

أَتَى يَأْتِي ، إِتْيانًا آنا

قُلۡ اِنَّ ہُدَی اللّٰہِ - کہ دیں یقیناً اللہ کی ہدایت

ہُوَ الۡہُدٰی - ہی کل ہدایت ہے

وَ اُمِرۡنَا لِنُسۡلِمَ - اور حکم دیا گیا ہم کو تا کہ ہم فرماں بردار ہوں

أَسْلَمَ يُسْلِمُ ، إِسْلامًا
فرمانبردار ہونا ( IV )

لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ - تمام جہانوں کے رب کے

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى
اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۠ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى
اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۷۱﴾

اے محمدؐ! ان سے پوچھو کیا ہم اللہ کو چھوڑ کر اُن کو پکاریں جو نہ ہمیں نفع دے سکتے ہیں نہ
نقصان؟ اور جبکہ اللہ ہمیں سیدھا راستہ دکھا چکا ہے تو کیا اب ہم الٹے پاؤں پھر جائیں؟ کیا
ہم اپنا حال اُس شخص کا سا کرلیں جسے شیطانوں نے صحرا میں بھٹکا دیا ہو اور وہ حیران و
سرگرداں پھر رہا ہو درآں حالیکہ اس کے ساتھی اسے پکار رہے ہوں کہ اِدھر آ یہ سیدھی راہ
موجود ہے؟ کہو، حقیقت میں صحیح رہنمائی تو صرف اللہ ہی کی رہنمائی ہے اور اس کی طرف
سے ہمیں یہ حکم ملا ہے کہ مالک کائنات کے آگے سر اطاعت خم کردو

Say: "Shall we indeed call on others besides Allah,- things that can do us neither good nor harm,- and turn on our heels after receiving guidance from Allah? - like one whom the evil ones have made into a fool, wandering bewildered through the earth, his friends calling, come to us', (vainly) guiding him to the path." Say: "Allah's guidance is the (only) guidance, and we have been directed to submit ourselves to the Lord of the worlds.

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ

## اللہ کے علاوہ دوسروں کو پکارنے کی ممانعت و حرمت

- یہ آیت اس اصرار کے مقابلہ میں کہ جو مشرکین مسلمانوں کو کفر و بت پرستی کی دعوت کے لیے کرتے تھے
- آپ ﷺ کو حکم (لفظِ قُلْ سے جو اس سورۃ میں ۴۱ مرتبہ آیا ہے) کہ آپؐ ایک دندان شکن دلیل کے ساتھ انھیں جواب دیں اور ایک استفہام انکاری کی صورت میں ان سے پوچھیں کہ کیا تم یہ کہتے ہو کہ ہم کسی ایسی چیز کو خدا کا شریک قرار دیں کہ جو نہ ہمارے لیے کوئی فائدہ رکھتی ہے کہ اس فائدہ کی خاطر ہم اس کی طرف جائیں اور نہ ہی کوئی ضرر رکھتی ہے کہ ہم اس کے نقصان سے ڈریں
- عام طور سے انسان کے تمام کاموں کے دو سر چشمے (۱) حصولِ نفع (مادی یا معنوی) (۲) دفع ضرر (مادی یا معنوی)
- پھر ایک اور استدلال پیش کیا گیا ہے کہ اگر ہم بت پرستی کی طرف پلٹ جائیں اور ہدایت الٰہی کے بعد شرک کی راہ میں گامزن ہو جائیں (تو اس طرح) تو ہم پیچھے کی طرف لوٹ جائیں گے اور یہ بات قانون ارتقا کے خلاف ہے کہ جو عالم حیات کا ایک عمومی قانون ہے (نُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ)
- ایمان کے بعد شرک کی طرف جانا تو ایسے ہے جیسے اس شخص کو شیطان نے صحرا میں بھٹکا دیا ہو اس کی محرومی اور بے راہ روی میں۔ وہ نہیں جانتا کہ میرا راستہ کدھر ہے اور مجھے کدھر جانا چاہیے؟ ان کے راہ یاب ساتھی یعنی ایمان والے ان کو راہ حق و ہدایت کی طرف بلاتے ہیں لیکن یہ بدنصیب ان کی آواز کو سن ہی نہیں سکتے۔

لَهٗۤ اَصۡحٰبٌ یَّدۡعُوۡنَهٗۤ اِلَی الۡهُدَی ائۡتِنَا ؕ قُلۡ اِنَّ هُدَی اللّٰهِ هُوَ الۡهُدٰی ؕ وَ اُمِرۡنَا لِنُسۡلِمَ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۷۱﴾

○ نور حق وہدایت سے اعراض و روگردانی کرنے والے اور اس سے محروم لوگوں کی مثال صحرا میں بھٹکتے پھرنے والے مسافر کی ہے۔ شیطانوں اور ان کے گمراہ لیڈروں نے ان کی مت ایسی مار کر رکھ دی ہے کہ ان کو کچھ سوجھتا ہی نہیں۔ ( یہ ایک تمثیل ہے جس میں دراصل مراد ایسے انسان کا ایمان واخلاق کی گمگشتگی ہے)

○ اس تمثیل میں انفرادی زندگی کی قباحت کا نقشہ بھی ( جب ایک شخص آسانی سے شیطان کا شکار ہو جاتا ہے) اور اجتماعی زندگی کی برکت کا ذکر بھی ( کہ اگر کوئی ایک اپنی راہ گم کرے تو دوسے اہلِ ایمان اسے صدا دیتے ہیں) مَا مِن ثَلاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلاَ بَدْوٍ لا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلاةُ إِلاَّ قدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيكُمْ بِالجَمَاعَةِ، فَإِنَّمَا يأْكُلُ الذِّئْبُ مِنَ الغَنمِ القَاصِيَةَ (صحيح النسائي وأبو داود) تین آدمی کسی بستی یا جنگل میں ہوں اور وہ جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے، لہٰذا تم جماعت کو لازم پکڑو، اس لیے کہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے الگ ہوتی ہے ( شارحین کے نزدیک اس کا اطلاق نماز میں بھی اور زندگی میں بھی اجماعیت کے التزام پر ہے ) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ

○ سیدھی راہ اللہ کی بتائی ہوئی راہ ہی ہے ، باقی سب محض اندازے اور ظن و تخمین اور ڈھکوسلے ہیں۔ کوئی مانے یا نہ مانے، تسلیم کرے یا نہ کرے، حقیقت نفس الامری اور امر واقعی بہر حال یہی اور صرف یہی ہے۔ سو جو اس دین حق سے محروم ہیں وہ بہر حال نور حق وہدایت سے محروم ہیں

لَہٗۤ اَصۡحٰبٌ یَّدۡعُوۡنَہٗۤ اِلَی الۡہُدَی ائۡتِنَا ؕ قُلۡ اِنَّ ہُدَی اللّٰہِ ہُوَ الۡہُدٰی ؕ وَ اُمِرۡنَا لِنُسۡلِمَ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿ۙ۷۱﴾

- مشرکین کی دعوت کا جواب - اور اس پورے خطبے (discourse) کا لُبِ لباب، " ہم اپنے آپ کو رب العالمین کے سپرد کر دیں"
- یہاں یہ نہیں فرمایا گیا کہ ہمیں اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے ، بلکہ لِنُسْلِمَ کا لفظ استعمال ہوا، جس کا مصدر اسلام ہے اور اسلام کا معنی ہے سپرد کر دینا یعنی اپنی ذات ، اپنی قوتیں ، اپنی توانائیاں ، اپنا اثر و رسوخ ، اپنا عہدہ و منصب ، اپنا سب کچھ اس کے حوالے کر دینا
- اللہ کو محض ماننا کافی نہیں اللہ کو مانتے تو مشرکین بھی تھے ،وہ بھی اس کو سب سے بڑا رب تسلیم کرتے تھے اسے خالق کائنات سمجھتے تھے۔ لیکن اس کی ذات اور صفات میں دوسروں کو شریک کرتے تھے
- اللہ کو ایسے ماننا جیسے اس نے حکم دیا ہے پوری زندگی میں، ایسا نہیں کہ مسجد اور بیت اللہ میں تو اللہ کو مانیں اور اس سے باہر آئیں کو کہیں اس اللہ کا دیا ہوا ضابطہ زندگی میں ہماری رہنمائی نہیں کر سکتا !
- یہ نہیں ہو سکتا کہ سر اللہ کے سامنے جھکایا جائے اور حکم کسی اور کا مانا جائے۔ عبادت گاہوں میں بندگی اللہ کی ہو لیکن گھروں میں بازاروں میں اجتماعی اداروں میں عدالت گاہوں میں حتیٰ کہ حکومت کے ایوانوں میں ، کسی اور کی حکومت ہو اور کسی اور کا قانون چلے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص بھی ایسا کرتا ہے ، اس نے اللہ کی ذات کی کبریائی اور اس کی حاکمیت کو عبادت گاہ کی چار دیواری میں محدود کر دیا ہے۔

وَاَنۡ اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوۡهُ‌ ؕ وَهُوَ الَّذِىۡۤ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ‏ ﴿۷۲﴾ وَهُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ‌ ؕ وَيَوۡمَ يَقُوۡلُ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ؕ

وَاَنۡ اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ - اور یہ کہ قائم رکھو نماز کو

وَاتَّقُوۡهُ - اور تقویٰ کرو اس کا

حیران: سراسیمہ، بھٹکا ہوا، سرگرداں

وَهُوَ الَّذِىۡۤ اِلَيۡهِ - اور وہی ہے جس کی طرف ہی

تُحۡشَرُوۡنَ - تم سب جمع کئے جاؤ گے

وَهُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ - اور وہی ہے جس سے پیدا کیا

السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ - آسمانوں کو اور زمین کو حق کے ساتھ

وَيَوۡمَ يَقُوۡلُ - اور جس دن وہ کہے گا

كُنۡ فَيَكُوۡنُ - ہو جا تو ہو جائے گا

قَوْلُهُ الْحَقُّ ۭ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۭ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿٧٣﴾

حق : ایک کثیر المعانی لفظ، یہاں اس کا مطلب زمین و آسمان اور موجودات کی خلقت کا حکیمانہ و با مقصد ہونا

قَوْلُهُ الْحَقُّ - اس کا کہا حق ہے

وَلَهُ الْمُلْكُ - اور اس ہی کی ہے کل سلطنت

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ - جس دن پھونکا جائے گا صور

عٰلِمُ الْغَيْبِ - غیب کا جاننے والا ہے

وَالشَّهَادَةِ - اور حاضر کا

وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ - اور وہی حکمت والا خبر رکھنے والا

وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ۬ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي
الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾

اور یہ (حکم دیا گیا ہے) کہ: نماز قائم کرو، اور اس (کی نافرمانی) سے ڈرتے
رہو، اور وہی ہے جس کی طرف تم سب کو اکٹھا کر کے لے جایا جائے گا۔ اور وہی
ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، غایت کے ساتھ۔ جس دن کہے
گا ہو جا تو ہو جائے گا، اس کی بات شدنی ہے اور اسی کی بادشاہی ہو گی، جس دن
صور پھونکا جائے گا وہ غائب و حاضر سب کا علم رکھنے والا اور وہ حکیم و خبیر ہے

**And to establish worship and be dutiful to Him, and He it is unto Whom you will be gathered. And it is He who hath created the heavens and the earth in truth. And the Day when He says: be, it shall become. His saying is the Reality. And His will be the dominion the Day the Trumpet will be blown. Knower of the Unseen and the seen, is the Wise, the Aware.**

وَاَنۡ اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوۡهُ ؕ وَهُوَ الَّذِىۡۤ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ۝ وَهُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ؕ وَيَوۡمَ يَقُوۡلُ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ؕ قَوۡلُهُ الۡحَقُّ ؕ

## اقامت صلوۃ اور تقویٰ و پرہیزگاری کا حکم

- نماز کو عبادات میں ایک خاص مقام اور اہمیت حاصل ہے
- اللہ کے سامنے اپنے آپ کو مکمل طور پر جھکا دینے کے حکم (وَ اُمِرۡنَا لِنُسۡلِمَ) کے اس سلسلے میں عبادات سے فقط نماز کی یاد دہانی کرانا اس کے خصوصی مقام کو ظاہر کرتا ہے۔
- نماز قائم کرنا اور تقویٰ اختیار کرنا، پروردگار کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنے کی علامات میں سے اہم علامت
- تاریخ کی وسعتوں میں قیامت تک آنے والے تمام انسان فقط خدا کی بارگاہ میں حاضر کیے جائیں گے۔
- اللہ نے زمین اور آسمانوں کو برحق پیدا کیا ہے (قرآن میں متعدد بار) ۔ وسیع مفہوم کا حامل
- اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ زمین اور آسمانوں کی تخلیق محض کھیل کے طور پر نہیں ہوئی ہے
- دراصل یہ ایک نہایت سنجیدہ کام ہے جو حکمت کی بنا پر کیا گیا ہے، ایک مقصد عظیم اس کے اندر کارفرما ہے، اور اس کا ایک دور گزر جانے کے بعد ناگزیر ہے کہ خالق اس پورے کام کا حساب لے جو اس دور میں انجام پایا ہو اور اسی دور کے نتائج پر دوسرے دور کی بنیاد رکھے۔ یہی بات ہے جو دوسرے مقامات پر یوں بیان کی گئی ہے: رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلاً ، اے ہمارے رب، تو نے یہ سب کچھ فضول پیدا نہیں کیا ہے

وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾

- وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ (الانبیاء : ۱۶)، اور ہم نے اس سلسلہ کائنات کو یونہی بلا مقصد، کھیل تماشے کے لئے نہیں بنادیا ہے
- اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ (المومن : ۱۱۵)، تو کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم نے تمہیں یونہی فضول پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف واپس نہ لائے جاؤگے ؟
- قیامت کے برپا ہونے میں کوئی شک نہیں، یہ اللہ کے لیے کچھ مشکل نہیں، وہ جب چاہے گا اس کائنات کی بساط کو لپیٹ دے گا۔ اسی نے اسے حق کے ساتھ بنایا ہے اور اسی کے حکم کے ساتھ یہ لپیٹ دی جائے گی۔ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ جس دن ہم (ان تمام خلاؤں، فضاؤں اور) آسمانوں کو ایسے لپیٹ دیں گے جیسے کتابوں کا طومار لپیٹ دیا جاتا ہے۔
- اسے کائنات کو پیدا کرنے یا کائنات کو لپیٹ دینے کے لیے کسی طبعی قانون یا اس کی مطابقت کی ضرورت نہیں، وہ تو خود ان طبعی قوانین کو پیدا کرنے والا ہے، اس کے لیے اسے نہ کسی مادے (material) کی ضرورت ہے اور نہ کوئی توانائی (energy) درکار ہے، اس نے جس طرح یہ کائنات اپنے حکم "کن" سے بنائی ہے اسی حکم "کن سے" وہ اس کو لپیٹ بھی دیگا اور اسی سے حشر بھی برپا کردے گا

اس کا ہر فیصلہ عدل و حکمت اور علم و خبر پر مبنی ہے

اضافی مواد

Reference Material

# اسلام میں اجتماعیت

## اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات و ارشادات میں

- اجتماع : باب افتعال (اِجْتَمَعَ) سے مصدر اور اردو میں بطور حاصل مصدر استعمال ہوتا ہے
- **معانی** : یکجائی، میل، جمع یا اکٹھا کرنا یا ہونا، جھمگھٹا، مجمع، انبوہ، گروہ، جماعت، معاشرہ، سماج
- اسلام کا عمرانی تصور انسان کی اصل حیثیت کا تعین کرتا ہے کہ انسان کیا ہے؟ وہ زندگی کیسے بسر کرے گا؟ دوسرے انسانوں کے ساتھ کیسے رہے گا؟ اس میل جول کا دائرہ کتنا محدود یا وسیع ہوگا؟ وغیرہ

(کم و بیش ہر مذہب ان باتوں کا تعیّن کر کے ہی اپنی دعوت کا آغاز کرتا ہے)

**اجتماعیت : اسلام کے عمرانی تصور کے حوالے سے**

- اسلام نے صرف پرستش کا (انفرادی طریقہ) نہیں بتایا بلکہ اجتماعی زندگی بسر کرنے کا پورا نظامِ اطاعت بھی دیا
- گھریلو و عائلی، شہری اور ملکی، اخلاقی اور معاشرتی، تمدّنی اور معاشی سیاسی اور بین الاقوامی شعبہ جات میں واضح احکامات و ہدایات دیں
- اسلام نے انسان کو خطاب کرتے ہوئے اجتماعیت کے سب سے اونچے مقام پہ رکھا
- اسلام نے اجتماعیت کو زندگی کا ایسا لازمی عنصر بنایا کہ اس کے بغیر پھر زمین پر اُس کا صحیح مخاطب ہی نہیں بچتا

# اجتماعیت : تنظیمی احکام کے حوالے سے

- اسلام میں فرد کی حیثیت مسلّم اور واضح ہے لیکن منزلِ مقصود تک کا راستہ .... منظّم اجتماعی زندگی کے منجدھار سے ہو کر گذرتا ہے
- وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا - 3/103، تم سب کے سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اور الگ الگ نہ ہو
- قرآن ایمان والوں کو جا بجا اجتماعی طور پر خطاب کرتا ہے، بطور گروہ، بطور قوم، بطور امت
- تمام معاشرتی، سماجی، عائلی، اقتصادی، تعزیری، عسکری اور بین الاقوامی قوانین کا خطاب اجتماعیت کو ہے

## اجتماعیت ۔ ارشاداتِ رسول ﷺ کی روشنی میں

- عن الحارث الأشعري رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: وَأَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اللَّهُ أَمَرَنِي بِهِنَّ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ...( سنن الترمذي)
- آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے۱۔ الجماعت میں رہنا۲۔ سمع (سننا) ۳۔اطاعت کرنا،۴۔ ہجرت کرنا،۵۔اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنا
- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً جو (امیر کی) اطاعت سے نکل گیا اور اس نے (مسلمانوں کی) جماعت چھوڑ دی اور اسی حال میں مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ (صحيح مسلم كتاب الامارة 3437 )

# اجتماعیت : تنظیمی احکام کے حوالے سے

- إِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْإِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ إِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ (مسند أحمد) بیشک شیطان بھیڑیا ہے انسان کا، جیسا کہ بکریوں کا بھیڑیا ہوتا ہے کہ اس بکری کو پکڑتا ہے جو گلہ سے نکل بھاگی ہو اور ان سے دور جا پڑی ہو اور کنارہ رہ گئی ہو. تم بھی اپنے کو مختلف راہوں سے بچاؤ اور اور تم جماعت عامہ کو لازم پکڑ لو
- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطَانُ يَهُمُّ بِالْوَاحِدِ وَالِاثْنَيْنِ فَإِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً لَمْ يَهُمَّ بِهِمْ ( موطأ امام مالك 1698) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان قصد کرتا ہے ایک یا دو آدمیوں پر جب تین آدمی ہوں تو ان پر قصد نہیں کرتا
- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ يَعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ يُطِعْ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي (مسلم 3417) آپ ﷺ نے فرمایا : جس نے میری اطاعت کی سو اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی سو اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی تو اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی

# اجتماعیت : تنظیمی احکام کے حوالے سے

ملنا چاہیئے تھا اور اسلام نے اسے نہیں دیا ؟

اجتماعی نظم اور ملّی اتحاد کے بارے میں احکامات

- حبل اُللہ سے اجتماعی طور پر بندھے رہنے اور تفرّق سے بچے رہنے کا حکم
- نظامِ حکومت (خلافت/امارت) قائم کرنا جو ایک نظم اجتماعی کی اعلیٰ ترین شکل (مسلمانوں پر اسکا واجب ہونا)
- اجتماعیت کے سربراہ (امام المسلمین/امیر) کی اطاعت کو اللہ اور رسولؐ کی اطاعت سے جوڑنا
- جماعت المسلمین سے بالشت بھر علیحدگی- اسلام کے حلقے سے محروم ہو جانا
- ملت کے اجتماعی نظم (ریاست) کی حفاظت سے بڑی کوئی عبادت نہیں

وہ کون سا مقام ہے جو اجتماعیت کو

# اجتماعیت : عام اجتماعی ہدایات کے حوالے سے

- حکومت / تنظیم کے دائرۂ عمل واثر سے باہر کی زندگی کو بھی آزاد اور بے تعلق نہیں چھوڑا
- عن عبد الله بن عمرو ان النبی قال ، لایَحِلُ لِثلاثة یکونون بِفَلاة من الأرض اِلا أَمَّرُوْا علیهم أحدهم – روی الامام أحمد فی المسند نہیں ہے حلال (جائز) تین آدمیوں کے لیے جو کسی خطہ زمین (بیاباں) میں ہوں مگر یہ کہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنا کر رہیں
- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ (سنن أبي داود، باب الجهاد 2241 ) جب تم میں سے تین افراد سفر پر نکلیں تو انہیں چاہیے کہ ایک کو صاحبِ امر (امیر) بنالیں
- سفر کے دوران اِدھر اُدھر پڑاوٗ ڈالنے پر آپؐ کی سرزنش۔ ابو ثعلبہ خشنیؓ کہتے ہیں کہ لوگ جب کسی جگہ اترتے، عمرو کی روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ جب کسی جگہ اترتے تو لوگ گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر جاتے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنْ الشَّيْطَانِ " تمہارا ان گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر جانا شیطان کی جانب سے ہے" (سنن أبي داود، باب الجهاد )
- صحابی جس نے آبادی چھوڑ کر تنہا وادی میں رہنے کی اجازت طلب کی -فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مُقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا – سنن الترمذي آپؐ نے اس سے فرمایا " ایسا نہ کر، اللہ کی راہ میں کھڑا رہنا گھر کے اندر پڑھی جانے والی تمہاری ستر برس کی نمازوں سے بہتر ہے

# اجتماعیت : عبادتوں کے حوالے سے

اسلام میں تمام عبادتیں اجتماعی رنگ میں رچی بسی ہیں

- نماز : سب سے بڑی عبادت، دین کا ستون، مغز اور بندگی کا سر چشمہ ہے۔ نماز باجماعت کا ثواب تنہا نماز سے ۲۷ گنا زیادہ۔(صحیح بخاری) پھر نماز باجماعت کی کیفیت ( امام، اقتداء، اطاعت، یکسوئی، صف بندی)
- نماز کے نظام کو قائم کرنا (اجتماعیت کے بغیر ممکن نہیں) پھر نماز جمعہ کا التزام ( ہفتہ وار بڑی اجتماعیت)

منظّم اجتماعیت کے شعور کو بیدار رکھنا اقامتِ نماز کے مقاصد میں سے ایک مقصد

- زکوٰۃ کی غرض و غایت۔ اسلامی معاشرے ( اجتماعیت ) کی اقتصادی فلاح
- أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ متفق علیه اللہ نے مسلمانوں پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لی جاتی ہے اور اِن کے ضرورتمندوں پر لوٹا کر بانٹ دی جاتی ہے
- روزہ : جیسی مخفی عبادت کو بھی اجتماعیت کا رنگ دیا، ایک ہی مہینے میں سحری اور افطاری کے متعین اوقات، تراویح کی اجتماعیت، پورے اسلامی معاشرے کے لیئے رمضان ایک تربیتی کیمپ۔ ایک اجتماعی فضا
- حج : کی عبادت کو تو ایک آفاقی اجتماعیت کے قالب میں ڈھالا گیا اور شعور اجتماعیت کا زبردست ذریعہ بنا دیا گیا، حج کا سب سے بڑا رکن میدانِ عرفات کی حاضری۔ کسی ایک وقت میں انسانوں کی سب سے اجتماعیت، نسلوں، قوموں، زبانوں اور رنگوں کے امتیازات کو مٹا کر ایک امیرِ حج کی قیادت میں اللہ کے حضور حاضری

# اسلام میں اجتماعیت کا مقصد

- دنیا میں متعین مقاصد ہی اجتماعیت اور تنظیموں کو وجود میں لاتے ہیں، اجتماعیت بذاتِ خود مطلوب نہیں ہوتی بلکہ مقصد حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے
- اسلام میں بھی اجتماعیت بے قید، مطلق اجتماعیت ، تنظیم برائے تنظیم کے لیئے نہیں ہے بلکہ یہ اجتماعیت ایک عظیم مقصد کے لیئے جس کو قران و حدیث میں بڑی شدّ ومدّ کے ساتھ بیان کیا گیا، اور یہی مقصد یہ فیصلہ کرے گا کہ یہ اجتماعیت اسلامی ہے کہ نہیں
- اس اجتماعیت کا مقصد یہ فیصلہ (Determine) بھی کرے گا کہ اس ملّت اور امت کا مقصدِ وجود اور فریضہ منصبی کیا ہے ؟

قرآن کی رُو سے امت کا مقصدِ وجود اور فریضہ منصبی :

1. وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا
(البقرہ ۲:۱۴۳) اور اسی طرح ہم نے تم کو امتِ معتدل بنایا ہے، تاکہ تم لوگوں پر (حق کے) گواہ بنو اور پیغمبر (آخرالزماںؐ) تم پر گواہ بنیں - [ یہ شہادت علی الناس کا فریضہ ہے ]
2. كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ (آل عمران 110) تم ایک بہترین امت ہو جسے دوسرے سارے انسانوں کے لیئے برپا کیا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو - [ نیکی کا قیام اور بدی کی روک تھام ]

# اسلام میں اجتماعیت کا مقصد

3. شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ
وَعِيسَىٰ ۖ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ (شوریٰ - 13) اسی نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ مقرر کیا جس (کے اختیار
کرنے کا) نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی (اے محمد ﷺ) ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا
ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا (وہ یہ) کہ دین کو قائم کرو [ یہ اقامتِ دین کا فریضہ ہے ]

## ایک ہی حقیقت کے ترجمان

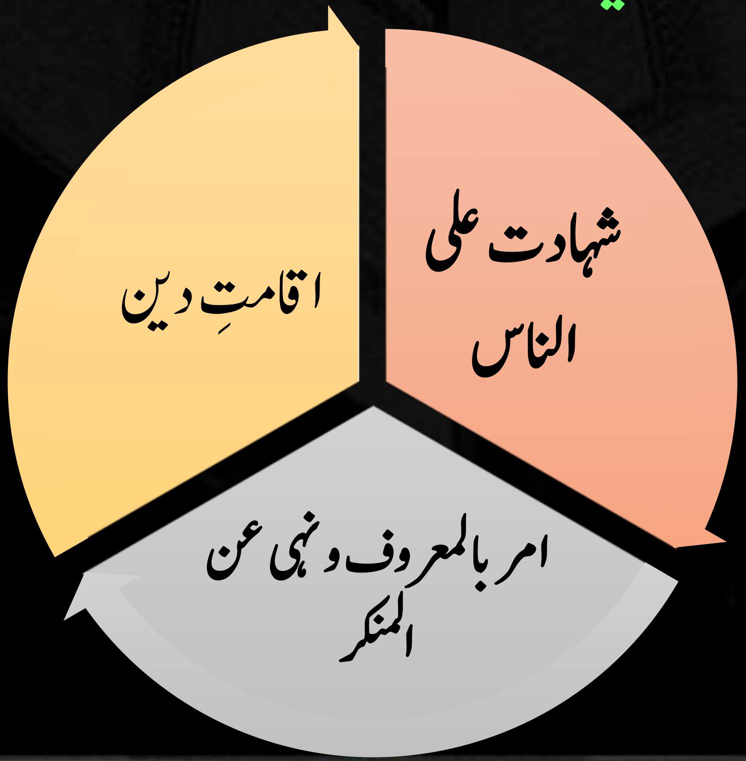

# اجتماعیت کی شیرازہ بندی

- اسلامی اجتماعیت کا مقصد اس کی شیرازہ بندی ( binding force ) کا بھی تعین کرتا ہے
- اجتماعیت کا مقصد- دین کی اقامت اور شہادت
- اجتماع/اجتماعیت کا مرکز صرف یہی دین ہی ہو گا۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلاَ تَفَرَّقُوْا آل عمران 103 اللہ کی رسی کو مضبوطی سے مل کر تھامے رہو اور تفرقے میں نہ پڑو
- جس متحد و منظّم اجتماعیت کا اہل ایمان کو حکم دیا گیا- اُس کی ہر اکائی اپنے کُل سے صرف اللہ کی کتاب کے رشتے سے اور محض اُس کے دین کی خاطر ملی اور جُڑی ہو
- ان احکام پہ لبیک کہتے ہوئے، اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت میں ایمان والے ایک مضبوط اجتماعیت ( الجماعۃ) کو تشکیل دیں،
- یہ اجتماعیت ایک جسمِ واحد کی طرح مربوط ہو، ان کو جوڑنے والا عنصر نہ نسل ہو نہ رنگ ہو نہ وطن ہو نہ سیاست ہو نہ اقتصاد ہو اور نہ دوسری مادی وجوہات بلکہ صرف اور صرف "اللہ کی رسی " ہو
- اس کے علاوہ ان کو جوڑنے والی کوئی دوسری قوت (binding force)، کوئی اور وجہٗ وصل یا common interest قابلِ قبول نہیں

# اجتماعیت کی شیرازہ بندی

## اللہ کی رسی اور اس دین کے مقابل دیگر وجوہات اجتماعیت کی اسلام میں کس طرح ( شدت سے ) نفی کی گئ

- وَمَنْ ادَّعَى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ قَالَ وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ وَزَعَمَ أَنَّه مُسْلِم - سنن الترمذي جس نے جاہلیت پر لوگوں کو بلایا اسکا ٹھکانہ جہنم ہے پوچھا گیا اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو اور روزے رکھتا ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو اور روزے رکھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہو

- وعن جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قال: كُنّا مَعَ النّبِيّ صلى الله عليه وسلم فِي غَزَاةٍ. فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ. فَقَالَ الأَنْصَارِيّ: يَا للأَنْصارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ صلى الله عليه وسلم "مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلَيّةِ؟" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ. فَقَالَ: "دَعُوهَا. فَإِنّهَا مُنْتِنَةٌ" رواه البخارى ہم (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں تھے اتفاق سے مہاجرین میں سے کچھ لوگ برافروختہ ہوگئے (جس کی یہ وجہ ہوئی کہ مہاجرین میں سے ایک شخص ظریف الطبع تھے ایک انصاری کی پیٹھ پر انھوں نے (مذاق سے) ایک تھپڑ کھینچ مارا جس سے انصاری کو غصہ آگیا یہاں تک کہ ان لوگوں نے باہم (اپنے اپنے لوگوں کو) بلایا انصاری نے کہا! اے انصار! مدد کو پہنچو! اور مہاجر نے کہا! اے مہاجرین مدد کو پہنچو! (یہ سن کر) آنحضرت ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا یہ کیا جاہلیت کی پکار تھی اس سے دور رہو کی یہ بڑی گندی چیز ہے

# مطلوبہ منظّم اجتماعیت - احادیث کی روشنی میں

- احادیث کی تمام کتب میں اجتماعیت، اس کے مختلف پہلوؤں اور تقاضوں سے متعلق ابواب موجود ہیں جو اس کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں :
  - ← کتاب الاحکام - صحیح بخاری
  - ← کتاب الامارۃ والقضا - صحیح مسلم
  - ← باب الامامت - مشکاۃ المصابیح
  - ← باب تغیر الناس - مشکاۃ المصابیح
  - ← باب لزوم الجماعت - سنن الترمذی
  - ← کتاب الحکام - سنن الترمذی
  - ← کتاب الامارۃ - ابو داؤد

# مطلوبہ منظّم اجتماعیت - احادیث کی روشنی میں

- ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْعَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ إِلَّامَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً(صحيح البخاري باب الفتن)
  آپ ﷺ نے فرمایا: جسے اپنے امیر (حکمران) کی کوئی بات ناگوار گزرے، اسے چاہیے کہ وہ صبر کرے ، کیونکہ جو ایک بالشت کے برابر بھی جماعت سے نکلا اور اسی حالت میں مر گیا، اس کی موت جاہلیت پر ہوئی
- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ يَعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ يُطِعْ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي (صحيح مسلم 3417 باب الامارة) -آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی طاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی
- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ع بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي عُسْرِك وَيُسْرِك وَمَنْشَطِك وَمَكْرَهِك وَأُثْرَةٍ عَلَيْك (صحيح مسلم 3419 باب الامارة) تم پر سمع و اطاعت لازم ہے چاہے تنگی ہو چاہے آسانی، چاہے دل مانتا ہو چاہے نہ مانتا ہو، اور اس حال میں بھی جب تم پر کسی کو ترجیح دی جائے

# مطلوبہ منظّم اجتماعیت - احادیث کی روشنی میں

- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنْ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ (صحيح البخاري 6609 السمع والطاعة للإمام ما لم تكن معصية) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سمع وطاعت پر قائم رہو، خواہ تمھارے اوپر ایک حبشی غلام، جس کا سر مُنقے کی طرح چھوٹا سا ہو، حکمران بنا دیا جائے
- عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنْ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ (سنن الترمذي2095) - آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم لازماً نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب بھیجے گا پھر تم اسے پکارو گے اور وہ تمہاری دعاؤں کو نہیں قبول کرے گا
- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، اَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ (سنن أبي داود باب الجهاد 2241) آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے تین سفر پر نکلیں تو ایک کو امیر بنالو

# اجتماعیت سے الگ زندگی کے خوفناک نتائج

1. ایمانی زندگی کا خاتمہ، شیطان کی بالادستی۔ غلامی، محکومی، بے غیرتی

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْإِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَإِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ ۔ مسند أحمد بیشک شیطان بھیڑیا ہے انسان کا، جیسا کہ بکریوں کا بھیڑیا ہوتا ہے کہ اس بکری کو پکڑتا ہے جو گلہ سے نکل بھاگی ہو اور ان سے دور جا پڑی ہو اور کنارہ رہ گئی ہو، تم بھی اپنے کو مختلف راہوں سے بچاؤ اور تم جماعت عامہ کو لازم پکڑلو

2. قوی اور دین داری کی راہ پر چلنا دشوار اور ناممکن ہو جاتا ہے

3. اتباعِ دین کا لازمی نقص ۔ حقوق اللہ۔ حقوق العباد، اخلاقیات، مسلمانوں کی سماجی اور تمدنی زندگی آہستہ آہستہ اسلامی روح سے خالی ہو جاتی ہے

4. پورے دین پر عمل کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ جبکہ اللہ کا حلم ہے تم پورے کے پورے دین میں داخل ہو (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً )

نمازِ پنجگانہ و نماز جمعہ کا اہتمام، زکوۃ کی وصولی اور تقسیم، پرسنل لاء میں مداخلت، اجتماعی۔ اسلامی، اقتصادی اداروں کا زوال (اور بالآخر خاتمہ)

# اجتماعیت سے الگ زندگی کے خوفناک نتائج

5. دینی حس کا مسلسل زوال

جب ادارے آپ کے ہاتھ میں نہ ہوں، print اور Electronic media آپ کے ہاتھ نہ ہو
تعلیم گاہیں، بنک، انشورنس، ملازمتیں، کاروباری ادارے، غیر اسلامی اصولوں پر قائم ہوں گے
قرآن مجید کے وہ اکثریتی احکام جو اس میں ایک اسلامی اجتماعیت اور اس کے نظم اور اس کے نفاذ کے لیے
نازل ہوئے ان پر عمل ممکن نہ ہوگا اور یوں دین کا ایک بڑا حصہ عملی طور پر ساکت ہو کر رہ جائے گا

6. اجتماعی زندگی کے ثمرات اور تائید الٰہی سے محرومی

يَدُ اللهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ / يَدُ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ (رواه الطبراني) – اجتماعیت کے اوپر اللہ کا ہاتھ ہے

# اسلامی اجتماعیت کی کامل شکل

## اجتماعیت کا نقطۂ کمال اور آخری منزل -ایک اسلامی حکومتی نظام کا قیام

- دین کی علمی اور نظری حفاظت- مسلمانوں میں ایمان ویقین کی بقاء اور ترقی کا اہتمام
- دین کی عملی بنیادوں کا قیام (نماز-روزہ، حج، زکوٰۃ)
- دین اور ملت کے دشمنوں سے دفاع- جہاد کے جملہ حقوق کی ادائیگی
- معاملات کا فیصلہ اور عدل اجتماعی (Social Justice) کا قیام
- امن وامان کی حفاظت- مجرموں پر سزاؤں کا نفاذ
- شہریوں کی جان، مال، عزت وآبرو کی حفاظت
- کمزور اور حاجتمندوں کی خبرگیری
- امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا پورا پورا اہتمام

# یہ کام صحابہؓ کرام کی نظر میں

- وفاتِ رسول ﷺ پر حضرت ابو بکرؓ کا صحابہ سے خطاب

اَلَا اِنَّ مُحَمَّدَاً قَدْ مَاتَ وَلَا بُدَّ لِهٰذَا الدِيْنُ مِمَّنْ يَقُوْمُ بِهِ..(كتاب الموافقات) ، لوگو ! آگاہ رہو، حضور اکرم ﷺ وفات پاچکے ہیں اور اب اس دین کے لیے ایک ایسا شخص بہر حال ضروری ہے کو اس کے قیام و نفوذ کا ذمے دار ہو

- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان

يَا مَعْشَرَ الْعُرَيْبِ،.. إِنَّهُ لَا إِسْلَامَ إِلَّا بِجَمَاعَةٍ، وَلَا جَمَاعَةَ إِلَّا بِإِمَارَةٍ، وَلَا إِمَارَةَ إِلَّا بِطَاعَةٍ (الدارمي)

، جماعت کے بغیر اسلام نہیں، اور امارت کے بغیر جماعت نہیں، اور امارت اطاعت کے بغیر نہیں

- حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان

اِنَّمَا يَقُوْلُوْنَ لَا اَمَارَةَ وَلَا بُدَّ مِنْ اِمَارَةٍ بَرَّةَ اَوْ فَاجِرَة ( الملل والنحل المشتهرستانی)

یہ خوارج کا مؤقف ہے کہ امارت (اسلامی قیادت) اور حکومت ہونی ہی نہیں چاہیے حالانکہ یہ بہر حال ضروری ہے،اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے چاہے امارت اچھی ہو یا بری